متعدد بار اظہار کیا ہے کہ "وزیر اعظم دینی قوتوں کے دباؤ میں آکر اس قسم کے اعلانات کر رہے ہیں اور ملک اسلامی انقلاب کیطرف لمحہ بہ لمحہ تیزی سے بڑھ رہا ہے جو کہ جمہوری قوتوں اور عمل کیلئے زبردست خطرہ ہے"۔ وزیر اعظم کے چہیتے وفاقی وزیر (غالی شیعہ) مشاہد حسین نے بھی طالبان کے طرز حکومت (جو کہ حقیقی قرآن وسنت کی بالادستی پر قائم ہے) کا اخباری پریس کانفرنس میں تمسخر اڑایا ہے۔ پھر وزیر اعظم کے یہ اعلانات برائے نام ہی تھے اور اس کی حقیقت امریکہ یاترا سے قبل انہوں نے از خود ہی کھول دی اور امریکی دباؤ میں آکر اپنے "قول" سے رجوع کر لیا، لیکن اب تیر کمان سے نکل چکا ہے جو حق بات تھی وہ بے اختیار ان کی زبان سے نکل گئی۔ آج ملک کے وزیر اعظم اور اپوزیشن لیڈر اور دیگر تمام لادین قوم پرست جماعتوں پر طالبان نظام حکومت کی کامیابی سے لرزہ طاری ہے اور وہ دینی جماعتوں اور بالخصوص دینی مدارس کے بارے میں فکر مند ہیں۔ دینی مدارس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ صدر کلنٹن اور وزیر اعظم نواز شریف کے سہ نکاتی ایجنڈے کا ایک اہم نکتہ دینی مدارس کے کردار کو محدود اور جہادی قوتوں کی سرکوبی کرنا ہے، لیکن اب کافی دیر ہو چکی ہے۔ پاکستانی عوام کسی آتش فشاں کی مانند لاوا اگلنے والے ہیں۔ انکے راستے میں جو بھی آئے گا وہ راکھ کا ڈھیر ثابت ہوگا۔ اگر دار العلوم حقانیہ اور دیگر مدارس افغانستان کو انقلاب اسلامی بر آمد کر سکتے ہیں تو اپنی ہی نمناک زمین میں اسلامی انقلاب کیوں برپا نہیں کر سکتے۔ پاکستان کی دونوں بڑی جماعتوں اور دیگر لادین قوتوں کو اب نہ الیکشن سنبھالا دے سکتے ہیں اور نہ برطانیہ اور امریکہ کے ٹونی اور کلنٹن

؎ کھول آنکھ زمیں دیکھ فلک دیکھ فضا دیکھ مشرق سے ابھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اک چراغ اور بجھا

علم وفضل کی دنیا کا ایک اور روشن چراغ محفل علم وعرفان کو تاریک چھوڑ کر بجھ گیا۔ یعنی ممتاز عالم دین اور بین الاقوامی شہرت یافتہ مبلغ حضرت مولانا سعید احمد خان صاحب اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ گذشتہ ماہ ان کا مدینہ منورہ میں طویل علالت کے بعد انتقال ہوا۔ مولانا مرحوم کی عمر کا